حرآ غائی

تو اِس چہرے کو......!

’’جیو‘‘ چینل پر ایک پروگرام آ رہا تھا۔ جس میں چند منکرات و فاحشات ، چھنالیں ، کنچنیاں اور’’ دوزخ کی دُنبیاں‘‘ نیم برہنہ لباس میں بیٹھی’’ پردے‘‘ پر ژاژ خائی فرما رہی تھیں۔ موجودہ حکومت کے نظریاتی پلڑے میں مزید وزن ڈالنے کے لیے کہہ رہی تھیں کہ اسلام نے عورت کو مرد کے برابر حقوق دیئے ہیں۔ اُسے اس کے شانہ بشانہ کام کرنے کی اجازت ہے ۔رسول پاک ﷺ کے دور میں بھی صحابیات (رضی اللہ عنہم) جنگوں میں زخمیوں کو پانی پلاتی رہیں ......مولویوں کا رجعت پسندانہ اسلام عورتوں کی آزادی اور ترقی کی راہ میں رکاوٹ ہے...... پردہ کرنا ، داڑھی رکھنا ، میوزک نہ سننا،فحش تصاویر والے سائن بورڈ توڑنا اچھے کام نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ ان میں بیچاری ایک ایم ایم اے کی نمائندہ باپردہ خاتون بھی بیٹھی تھیں۔ انہوں نے اُن’’ خوبصورت جانوروں‘‘ کو بہتیرا سمجھانے کی کوشش کی کہ رسول پاک ﷺ کے دور میں کسی خاتون کو مشیر وزیر نہیں بنایا گیا۔ احادیث کا حوالہ دیا،قرآن مجید کی آیات پڑھ کر سنائیں۔ مگر مادر پدر آزاد خواتین کی ایک فیصد نمائندہ،اپوا کی نرتکیوں نے جواب میں کہا کہ یہ آیات تو پیغمبر ﷺ کی ازواج کے لیے اتری تھیں۔

میرے ایک دوست نے اپنی مشکل بیان کی کہ میری بیٹی کے رشتے کی بات چل رہی تھی۔ لڑکا دینی اقدار کا حامل تھا۔ باریش اور نمازی۔ میرے دوست نے بتایا کہ میری بیوی نے رشتہ کرانے والی خاتون سے ٹیلی فون پر کہا کہ ذرا اس بات کا خیال رکھنا اور دیکھ لینا کہ لڑکا بہت زیادہ مذہبی نہ ہو۔ آج کل کی بچیاں برقعہ وغیرہ پسند نہیں کرتیں۔ آج کل وہ ماحول نہیں رہا......وقت کے ساتھ ساتھ اقدار بدل گئی ہیں۔ میرا دوست کہنے لگا میں نے بہت سمجھایا کہ خدا رسول کے احکامات تو وہی ہیں۔ زمانہ چاہے کتنا بدل جائے۔ آپ ﷺ کی تعلیمات تو ابدی ہیں، ہمیشہ کے لیے ہیں۔ عورت بہر حال عورت ہے۔ اللہ اور اس کے رسول نے عورت کو پردے کا حکم دیا ہے......میرا دوست کہتا ہے کہ بجائے اس بات پر خوش ہونے کے کہ اس گئے گزرے دور میں بھی‘ ایسے نوجوان موجود ہیں‘ جو خدا رسول کے احکامات کی پیروی میں زندگی بسر کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر بدبختی کی حد ہے کہ عورت ہی معاشرے کو خراب کرنے پہ تلی ہوئی ہے۔

کسی شاعر نے ایسی ہی نام نہاد مستورات کو خطاب کرتے ہوئے‘ کیا خوب کہا ہے:

’’تیرے چہرے پہ پف پاؤڈر بہت ہی خوب ہے لیکن
تو اس چہرے کو پردے میں چھپا لیتی تو اچھا تھا
بہت کچھ بن کے بھی تو پھر وہی عورت کی عورت ہے
چراغِ خانہ ہی بن کر نبھا لیتی تو اچھا تھا‘‘